www.xtrapapers.com

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2018**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your Centre number, candidate number and name in the spaces provided.
Write in dark blue or black pen.
Write your answers in **Urdu** in the spaces provided on the Question Paper.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.

DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

اپنا نام، کینڈیڈیٹ نمبر اور سینٹر کا نمبر پرچے میں دی گئی جگہ پر لکھیے۔

صرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے **اُردو** میں لکھیے۔

سٹیپلز، پیپر کلپس گوند اور ٹپ ایکس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر کچھ نہ لکھیے۔

تمام سوالات کے جواب لکھیے۔

اس پرچے میں دیے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔[ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

© UCLES 2018

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2018

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 کان بھرنا : ______________________________ [1]

____

2 دل بھر آنا : ______________________________ [1]

____

3 دوڑ دھوپ کرنا : ______________________________ [1]

____

4 کیچڑ اچھالنا: ______________________________ [1]

____

5 وارے نیارے ہو جانا : ______________________________ [1]

____

www.xtrapapers.com

Sentence transformation (5 marks)

نیچے دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی جگہ واحد الفاظ لکھیں۔

مثال: عدالت نے ملزمان کو اپنے حق میں دلائل پیش کرنے کا حکم دیا۔
عدالت نے ملزم کو اپنے حق میں دلیل پیش کرنے کا حکم دیا۔

6 بچّوں کو آداب سکھانا والدین کی ذمّہ داری ہے۔

[1] ______________________________

7 طالبات نے بہت محنت سے مشکل مضامین کی تیاری کی۔

[1] ______________________________

8 ہمسایہ ممالک کی افواج نے بھی بہادری کا مظاہرہ کیا۔

[1] ______________________________

9 قوانین کی پابندی کرنا مہذّب اقوام کا شیوہ ہے۔

[1] ______________________________

10 امراض بڑھنے کی بڑی وجہ ادویات کا مہنگا ہونا ہے۔

[1] ______________________________

www.xtrapapers.com

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

موجودہ دور سائنس کی ترقّی کا دور ہے، مگر جادوگروں، بھوت پریت اور ______ [11] ______ کرداروں اور واقعات سے بھرپور فلمیں ______ [12] ______ کی نسبت آج کل کہیں زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ وہ تمام ______ [13] ______ جن کی سائنس نفی کرتی ہے، جدید ایجادات کے استعمال سے ہی اس قدر ______ [14] ______ بنا کر فلموں میں دکھائے جاتے ہیں کہ بچّے بڑے سب ہی ان کے سحر میں ______ [15] ______ ہو جاتے ہیں۔

فرض۔	گزشتہ۔	ڈراؤنی۔	ماضی۔	عادات۔	حال۔	نقل۔	غیر فطری۔
معمولی۔	پھنس۔	حقیقی ۔	پریشانی۔	گرفتار۔	کمزوری۔	تصورات۔	

11 ________________________________ [1]

12 ________________________________ [1]

13 ________________________________ [1]

14 ________________________________ [1]

15 ________________________________ [1]

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

کاغذ کی ایجاد سے پہلے علم تک رسائی آسان نہیں تھی اور کم لوگ ہی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ تحریر کے لیے کہیں مٹی کی تختیاں اور پتھر کی سلیں استعمال ہوتی تھیں، کہیں درختوں کی چھال اور پتوں پر الفاظ کندہ کیے جاتے تھے اور کہیں اس مقصد کے لیے چمڑہ استعمال ہوتا تھا۔ کاغذ کی ایجاد نے صحیح معنوں میں علم کے دروازے تمام عالم کے لیے کھول دیے یعنی آج علم کسی خاص طبقے یا علاقے تک محدود نہیں رہا بلکہ اب ہر شخص اس سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کاغذ کیلئے سب سے پہلی پیش رفت پانچ ہزار سال قبل مصریوں نے کی۔ وہ پیپرس نامی درخت کی چھال سے کاغذ کی طرح پتلے پرت بناتے تھے۔ یہ کاغذ شروع میں بہت مقبول ہوا مگر زیادہ پائیدار نہ ہونے کی وجہ سے رفتہ رفتہ اس کا استعمال ختم ہو گیا۔ لکڑی کے گودے سے کاغذ بنانے کا طریقہ چین میں ایجاد ہوا۔ وہاں دوسری صدی عیسوی میں ہان خاندان کے دورِ حکومت میں بانس کے درختوں کی چھال یا ریشم کے کپڑے کی جگہ لکھنے کے لیے باقاعدہ کاغذ کا استعمال کیا جانے لگا۔

751 ء میں چین نے سمرقند پر حملہ کیا تو اس وقت اس شہر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اس جنگ میں چینیوں کو شکست ہوئی اور بہت سے لوگ گرفتار ہوئے۔ گرفتار ہونے والے ان قیدیوں میں چند کاغذ ساز بھی تھے جن سے یہ ہنر مسلمانوں تک پہنچا۔ اسلامی دنیا میں یہ دور علم و فن کے عروج کا دور تھا اور کاغذ کی دستیابی سے علم کی ترویج میں مدد ملی۔ انہوں نے اس میں نئی تحقیقات اور ایجادات کیں اور بڑے پیمانے پر کاغذ سازی کی ابتداء ہوئی، جس کے نتیجے میں کتابوں کی جلد سازی اور اشاعت شروع ہوئی اور بے شمار کتب خانے وجود میں آئے۔ مسلمانوں نے جدید کاغذ سازی کی صنعت کو باقی دنیا میں بھی متعارف کروایا۔

بنیادی طور پر تو کاغذ کا زیادہ تر مصرف لکھنے پڑھنے اور نشرواشاعت کے لیے ہے اور اس مقصد کے لیے کئی قسم کا کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کاغذی مصنوعات کی صورت میں بھی بڑی مقدار میں اس کا استعمال ہو رہا ہے، مثلاً پیکنگ، ٹشو پیپر، کاغذی برتن، ٹکٹ اور کرنسی نوٹ وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں کاغذ اور اس کی مصنوعات کی مانگ پچھلے چالیس برسوں میں 400 فی صد تک بڑھ چکی ہے۔ اس روز افزوں ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زیادہ درخت کاٹے جا رہے ہیں جس کا اثر ہمارے ماحول پر بھی پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ کاغذ کی تیاری کے دوران استعمال ہونے والے کیمیائی مادے زمینی فضا کو نقصان پہنچانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ ہم کاغذ کے استعمال میں بچت کر کے زمینی ماحول کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) قدیم تحریریں

(b) ابتدائی ایجادات

(c) مسلمانوں کا کردار

(d) موجودہ استعمال

(e) ماحول پر اثرات

[10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

مہندی زمانۂ قدیم سے ہی عورتوں کے سنگھار کا اہم جزو رہی ہے۔ دنیا کے بہت سے علاقوں میں تہواروں اور شادی بیاہ کے موقع پر مہندی لگانا ثقافت کا ایک اہم حصّہ ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں پر دیدہ زیب نقش و نگار بنانے کے علاوہ اس سے بال اور ناخن بھی رنگے جاتے ہیں۔ سیاہ رنگ کی مہندی بھی عام ہے، جو مہندی کے بجائے کسی اور پودے کے پتوں میں کیمیائی اجزا ملا کر بنائی جاتی ہے۔

ایک دور تھا جب مہندی کے خشک پتّوں کے سفوف میں پانی ملا کر اسے پورے ہاتھ یا پاؤں کے تلووں پر پھیلا کر لگایا جاتا تھا۔ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ پھر تنکے یا پِن کی مدد سے ڈیزائین بنائے جانے لگے۔ جدید دور میں ماضی کی بہت سی روایات تبدیل ہو چکی ہیں۔ عید کی آمد سے پہلے عزیزوں اور دوستوں کو ڈاک سے عید کارڈ بھیجنے کے بجائے ای کارڈ اور عید کے دن پردیس میں رہنے والوں سے فون پر بات کرنے کی بجائے ٹیکسٹ میسج بھیجے جاتے ہیں۔ کپڑوں کی گھر میں سلائی اور گوٹا کناری ٹانکنے کے بجائے بازار سے ریڈی میڈ کپڑے خریدے جاتے ہیں۔ ہاں البتہ مہندی اب بھی پورے شوق اور دلچسپی کے ساتھ لگائی جاتی ہے، لیکن اب کون مہندی کا رواج ہے۔ اس کا مقصد تو شاید استعمال میں آسانی پیدا کرنا تھا، مگر مشکل اور پیچیدہ ڈیزائینوں کی مقبولیّت نے مہندی لگانے کو باقاعدہ ایک فن کا درجہ دے دیا ہے جسے آج کل کئی لوگ بطور پیشہ اپنا لیتے ہیں۔ تہواروں اور شادی بیاہ کے موقعوں پر ان لوگوں کے ہاں رش کافی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عید کے دنوں میں بھی جگہ جگہ مہندی کے سٹال لگائے جاتے ہیں۔

مہندی کی تاریخ 5000 سال قبل مصر سے شروع ہوتی ہے۔ قدیم مصری فرعون کی ممی بناتے وقت لاش کے ہاتھوں اور ناخنوں پر مہندی لگاتے تھے تاکہ موت کے بعد ان کی شناخت بطور فرعون ہو سکے۔ جبکہ قدیم زمانے میں عرب کے علاقوں میں مہندی کی پتیوں سے کپڑے کو خوشبودار بنانے کے لئے رنگا جاتا تھا۔ عرب کے بعض حوالوں میں اسے ”سید الریحان“ یعنی خوشبودار پودوں کا سردار کہا گیا ہے ۔ مہندی کے جسم پر ٹھنڈے اثرات کی بنا پر کئی صحرائی علاقوں میں اسے گرمی سے بچاؤ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مغل بادشاہوں نے پہلی بار برصغیر میں مہندی کو بارہویں صدی میں متعارف کروایا۔ اس وقت صرف ملکہ، شہزادیاں اور امیر خواتین ہی مہندی لگاتی تھیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کے خاندانوں میں مہندی کا رواج عام ہو گیا۔ مہندی کو اس کی طبّی خصوصیات کی وجہ سے جلدی بیماریوں کے علاج میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ قدرتی مہندی سرخ رنگ دیتی ہے۔ آج کل اس میں مختلف غیر قدرتی اجزا کی آمیزش سے چند منٹوں میں گہرا رنگ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ مہندی، خصوصاً اس میں شامل غیر قدرتی کیمیائی اجزا کچھ لوگوں کے لیے الرجی یا جلد کی سوزش کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

© UCLES 2018

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 کالی مہندی عام استعمال ہونے والی مہندی سے کس طرح مختلف ہے؟

[2]

18 'کون مہندی' متعارف ہونے سے قبل مہندی لگانے کے کیا طریقے رائج تھے؟

[2]

19 عبارت کے مطابق عید سے متعلق کون سی تین روایات اب ماضی کا حصّہ بن چکی ہیں؟

[3]

20 کون مہندی کیوں متعارف کرائی گئی؟ اور مہندی لگانا کچھ لوگوں کا ذریعۂ آمدنی کس وجہ سے بنا؟

[2]

21 جسمانی آرائش کے علاوہ مہندی مختلف ادوار میں کن مقاصد کے لیے استعمال کی جاتی رہی ہے؟

[3]

22 مہندی میں غیر قدرتی اجزا کیوں شامل کیے جاتے ہیں؟

[1]

23 طبّی نقطۂ نظر سے مہندی کا ایک فائدہ اور ایک نقصان بتایئے؟

[2]

www.xtrapapers.com

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

تقریباً ایک صدی پہلے کا ذکر ہے کہ ایک خستہ حال نوجوان ایک مال گاڑی سے لٹک کر بفلو شہر میں داخل ہوا اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے گھر گھر کھانا مانگنے لگا۔ ایک سپاہی نے اسے آوارہ گردی کے الزام میں پکڑ لیا اور اسے ایک ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ لیکن صرف چھے برس بعد جیک لندن نامی یہی نوجوان، مغربی امریکہ کی ایک اہم شخصیت بن گیا۔ ادیب اور نقاد اسے ادبی دنیا کا ایک اہم اور روشن ستارہ سمجھنے لگے۔

جیک لندن 1876ء میں پیدا ہوا۔ اس کا بچپن افلاس اور سختیوں میں گھرا ہوا تھا۔ وہ کان کن بھی رہا اور سمندری جہازوں اور کارخانوں میں بھی مزدوری کرتا رہا۔ کئی مرتبہ قید خانے کی ہوا کھائی۔ اس نے ہائی سکول سے پہلے ہی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا تھا، مگر اسے کتابیں پڑھنے کا جنون تھا۔ اس شوق کو پورا کرنے کے لیے وہ ایک پبلک لائبریری میں جا بیٹھتا اور اکثر دن میں پندرہ گھنٹے تک مطالعہ کرتا رہتا۔ یہاں ایک مہربان لائبریرین نے اس کی بہت مدد کی۔ 1893ء میں وہ ایک خطرناک سمندری سفر سے واپس آیا تو اپنے سفر کے دوران پیش آنے والے واقعات اپنی ماں کو سنایا کرتا تھا جنھیں وہ شوق سے سنتی تھی۔ اسی دوران ایک مقامی اخبار میں تحریری مقابلے کا اشتہار دیکھ کر اس نے جیک کو مقابلے میں حصّہ لینے کا مشورہ دیا۔ جیک نے اس مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس واقعے نے جیک کے لیے نئی راہیں کھول دیں اور اس نے کہانیاں لکھ کر مختلف رسائل میں اشاعت کے لیے مدیروں کو بھیجنا شروع کیں، مگر وہ تمام مسترد کر کے واپس بھیج دی جاتیں۔ بالآخر اس نے اپنی علمی قابلیت بڑھانے کے لیے انیس برس کی عمر میں ہائی سکول کا امتحان دیا اور یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

1896ء میں کلون ڈائیک میں سونا دریافت ہوا تو ہر طبقۂ زندگی سے لوگ اپنا کام چھوڑ کر سونے کی تلاش میں دوڑے۔ جیک لندن بھی ان میں شامل تھا۔ وہ ایک سال تک سونا حاصل کرنے کی جدّوجہد میں انتہائی سخت حالات کا سامنا کرتا رہا۔ جیک لندن نے جلد ہی محسوس کر لیا کہ سونا تلاش کرنے والے تو شاید کبھی امیر نہ ہو سکیں، لیکن وہاں کے مقامی تاجروں کی خوب چاندی ہو رہی تھی۔ آخر تھک ہار کر کیلی فورنیا واپس آیا اور جسمانی محنت ترک کر کے اپنا تمام وقت اپنے ادب کے جنون کے لیے وقف کر دیا۔ سونے کی تلاش کے دوران اس کے تجربات اور مشاہدات بعد میں بہت سی کہانیوں کی صورت میں سامنے آئے۔ 1898ء سے 1903ء تک اس کی چھے کتابیں اور 125 کہانیاں شائع ہو چکی تھیں۔ ادبی دنیا میں اس کا چرچا تھا اور اس کی سالانہ آمدنی کسی بھی ادیب سے زیادہ تھی، لیکن اپنی شاہانہ طرزِ زندگی کو جاری رکھنے اور کثیر اخراجات کی ادائیگی کے لیے وہ مسلسل کتابیں لکھتا رہا۔ بائیس سال کی عمر میں اپنی ادبی زندگی کے آغاز سے صرف اٹھارہ برس بعد 1916ء میں جیک لندن وفات پا گیا۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 مال گاڑی سے لٹک کر سفر کرنے والا نوجوان کس حیثیت سے مشہور ہوا؟ اسے جیل کیوں جانا پڑا تھا؟

[2]

25 عبارت کے مطابق جیک لندن جسمانی محنت والے کن پیشوں سے منسلک رہا؟

[2]

26 جیک نے کتابیں پڑھنے کا شوق کیسے اور کس کی مدد سے پورا کیا؟

[2]

27 جیک لندن کو لکھنے کی ترغیب کس نے اور کیوں دی؟ مقابلہ جیتنے سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

[3]

28 جیک کی ابتدائی کہانیوں کا انجام کیا ہوا؟ اور اسے اپنے اندر کس کمی کا احساس ہوا؟

[2]

29 سونے کی تلاش کی مہم کا سب سے زیادہ فائدہ کسے ہوا اور جیک لندن کے تجربے سے کیا غیر متوقع نتیجہ نکلا؟

[2]

30 عبارت کے مطابق جیک لندن کی زندگی میں لکھنے کا مقصد کیسے تبدیل ہوا؟

[2]

© UCLES 2018

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.